Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰؍۷۵	منگل ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۲۳ صلح ۱۳۶۹ ہش ، ۲۳ جنوری ۱۹۹۰ء	نمبر ۲۰

قربانی کا چسکا ڈال دیں

"افریقہ میں جس تیزی کے ساتھ احمدیت پھیل رہی ہے، اسی تیزی کے ساتھ افریقہ کی نئی آنے والی نسلوں کو یا نئی پیدا ہونے والی نسلوں کو بھی اور نئے آنے والے افراد کو بھی فوری طور پر بلا تاخیر قربانی کا چسکا ڈال دینا چاہیئے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۱۱ ۔ جنوری ۱۹۹۰ء صا)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بہت دعائیں کرتے رہو تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو ۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہیئے ۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دور چلے جاویں تو بیباک ہو جاؤ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے ۔ جو بھی اُس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے ۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے ۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے ۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ سچی توبہ کریں اور گناہ سے بچیں ۔ جو بیعت کر کے پھر گناہ سے نہیں بچتا وہ گویا جھوٹا اقرار کرتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۱ ـ ۲۳۲)

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب ۱۷ ؍ جنوری ۱۹۹۰ء کو ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ آپ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کے بڑے بھائی تھے ۔ موصوف کے ایک صاحبزادے مکرم عامر رشید صاحب خدام الاحمدیہ فیصل آباد کے نائب قائد ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے ۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کو عطایا بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق ، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں ۔ یہ شعبہ مشروط بمد کے طور پر ہے ۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں ۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں ۔

ناظر تعلیم

میرے بیٹے عزیز ہشام قمر اپنے ابا جان محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے حالات زندگی تحریر کرنا چاہتے ہیں اگر محترم ملک صاحب کے دوستوں اور شاگردوں کے ذہن میں کوئی ایسا واقعہ ہو جو ان کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہو ۔ یا جس سے وہ ان سے متاثر ہوئے ہوں تو وہ واقعہ لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں ۔

امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

معرفت ۔ دفتر افتاء ربوہ

جماعتی ترقی کیلئے قوّتِ جاذبہ کی ضرورت

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہم نے جو کام کرنے ہیں وہ ہماری موجودہ ساری طاقت سے بہت بڑھ کر ہیں ۔ اگر ہم سارے ایک طرف رخ کر لیں تو محض مادی طاقت کے اجتماع کے نتیجہ میں بالعموم جو قوت حاصل ہوا کرتی ہے ہمیں اس سے کہیں بڑھ کر قوت حاصل ہو جاتی ہے اس غیر معمولی قوت کو قرآنی اصطلاح میں ریح کہا جاتا ہے اور سائنسی اصطلاح میں اس کے لئے مقناطیس کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ چنانچہ اس پہلو سے جب مَیں نے غور کیا تو مَیں حیران رہ گیا ۔ ہم پہلے صرف یہ باتیں سوچا کرتے تھے کہ لوہا وہ دھات ہے جسے انسان نے تعمیرات میں سب سے زیادہ استعمال کیا ہے ۔ بڑے بڑے تعمیراتی کام اور ہر قسم کی مشینری لوہے سے بنائی گئی لیکن پھر مجھے اچانک خیال آیا کہ اس سے بہت زیادہ قوت لوہے کی اس صلاحیت میں ہے کہ اس کے ذرّے ایک طرف ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ مقناطیس کو اگر آپ انسانی ترقی سے نکال دیں تو ہم ہزاروں سال پیچھے لوٹ جائیں ۔ بجلی کی طاقت کا تصور مقناطیس سے پیدا ہوا ہے ۔ لوہے میں مقناطیس بننے کی صلاحیت نہ ہوتی تو آپ بجلی بنا ہی نہیں سکتے تھے ۔ اس زمانہ میں جو غیر معمولی کام ہوئے ہیں جن کی وجہ سے انسانی ترقی کی رفتار ہزاروں گنا آگے بڑھ چکی ہے ۔ ان تمام باتوں کا انحصار بجلی پر ہے اور بجلی پیدا ہوتی ہے لوہے کی اس صلاحیت کے نتیجہ میں کیونکہ اس کے ذرّے ایک طرف ہو جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت آپ کو بخشی ہوئی ہے ۔۔۔ آپ کو بار بار فرمایا گیا ہے کہ ایک طرف رُخ کرو تمہارے اندر ایک عظیم روح پیدا ہو جائے گی ، تو آپ کیوں وہ طاقت حاصل نہیں کرتے ۔ آپ کی انفرادی طاقت کا مجموعہ خواہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو اس اصل پر اگر آپ عمل کرنے لگ جائیں تو آپ کے اندر اتنی غیر معمولی قوتِ جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ پھر تو آنے والوں کا یہ حال ہو گا"

~ مَیں بلاتا تو ہوں ان کو مگر اے جذبۂ دل
ان پر بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء)

کیا آپ اپنے بچوں کو الفضل پڑھنے کی عادت ڈال رہے ہیں یا نہیں ، حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات اور پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبات وہ خود پڑھیں تو انہیں زیادہ لطف آئیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳، صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۳، جنوری ۱۹۹۰ء

انکسار کا دامن

ایک انکسار تو ظاہر و باہر ہے۔ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر سمجھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دوسروں کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کبھی کسی سے اس لئے دُور نہیں رہتا کہ دوسرے شخص کا معیار زندگی، معیار تعلیم یا معیار دولت کم ہے۔ اگرچہ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہ ہو کہ وہ بہت سے دوسرے لوگوں سے معیار زندگی، معیار تعلیم اور معیار دولت میں بہتر ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے سے کم تعلیم یافتہ سے اس لئے حقارت کرتا ہے کہ وہ زیادہ لکھا پڑھا نہیں۔ ایسا شخص متکبّر ہے۔ اور متکبّر میں انکسار کہاں سے آ سکتا ہے۔

ایک انکسار دراصل انکسار نہیں ہوتا۔ صرف الفاظ کے پردے میں انکسار لگتا ہے۔ انسان کے دل میں بڑائی ہوتی ہے۔ تکبّر ہوتا ہے۔ دوسروں سے بہتر اور برتر ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن الفاظ ایسے استعمال کئے جاتے ہیں جو بظاہر انکسار پر مبنی ہوں۔ ہو تو انسان امیر کبیر اور ذکر یوں کرے کہ وہ بہت غریب ہے۔ یہ انکسار بھی نہیں ہے اور ایک طرح طنز بھی ہے۔ سیّدنا حضرت امام جماعت نے اس بات کو سمجھانے کے لئے ایک نہائت مؤثر مثال بیان فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"ایک امیر آدمی اپنی امارت کا رُعب جتانے کے لئے یہ کہہ دیتا ہے کہ جی میرا چھوٹا سا گھر ہے بس چھوٹی سی کُٹیا ہے آپ اس میں تشریف لائیں۔ اس میں دراصل انکسار کا اظہار نہیں ہو رہا ہوتا مراد یہ ہوتی ہے کہ تم میری وہ چھوٹی سی کُٹیا دیکھو گے جو بڑے بڑے محلوں سے بھی افضل ہے۔ اسی طرح اپنے کھانے کو بظاہر جب وہ بُرا بھلا کہتا ہے تو وہ بھی انکسار کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ اس میں بھی دکھاوے کا ایک رنگ ہوتا ہے۔ یہ بھی برتری کے اظہار کا ایک طریق ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کے انکسار میں بھی تکبّر پایا جاتا ہے"۔

تکبّر تو بہت بُری چیز ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے تحدیثِ نعمت کی اجازت دی ہے تو ہم اپنی چیز کو تکبّر کی بجائے اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر تحدیثِ نعمت کے رنگ میں بھی تو ذکر کر سکتے ہیں۔ اس بات سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں کہ ہم نے اپنی اچھی چیز کو اچھی کہا ہے۔ ہاں اسے خدا کے فضل کے ساتھ منسوب کیجے۔ اور تحدیثِ نعمت کے رنگ میں بات کیجے۔

یہ کیسے دوست ہیں میرے یہ کیا تقاضا ہے
صنم تراش کے خود کو خدا پرست کہو
شکست کھا کے بھی سمجھو کہ فتح یاب ہیں ہم
کسی کی جیت کے منظر کو بھی شکست کہو

ابوالاقبال

ممکن نہیں اظہار کبھی دِیدہ وروں سے
جب تک نہ دُھواں اُٹھے نسیم اُنکے گھروں سے

خاموش نہ رہ جنبشِ لب سے تو نہ کترا
پانی نہ گزر جائے غریبوں کے سَروں سے

کیا کچھ ہے سکوتِ لبِ محروم پہ تحریر
پُوچھے تو کوئی پُوچھے یہ آشفتہ سَروں سے

جو پیڑ ثمر دار ہیں ان پر نہ تبر رکھ
اُمید بندھی ہے تجھے کیا بے ثمروں سے

ہے آبلہ پائی میں بھی راحت کا تعیّش
دُکھ درد اگر بانٹ سکیں ہمسفروں سے

انسان کی فطرت ہے کہ رہزن سے ہو خائف
کچھ لوگ بِدکتے ہیں مگر راہبروں سے

دین اور سیاست میں ہے انسان کی بہبود
محفوظ رہیں دونوں اگر پیشہ وروں سے

پھرتے ہیں نسیم آج گلی کوچوں میں کچھ لوگ
مِل سکتا ہے ہر فتویٰ اِنہیں معتبروں سے

نسیم سیفی

ذہین اور مستحق طلبہ کیلئے وظائف کی سکیم "ادائیگی حقوق طلبہ"

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے تعلیمی وظائف کی ایک سکیم کا اعلان فرمایا۔ یہ سکیم "وظائف ادائیگی حقوق طلبہ" کہلاتی ہے ان وظائف کی رقوم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ یہ وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ جاری کرتی ہے۔ اس کے مختصر قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ وظائف کا فیصلہ طلبہ و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدِنظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور حسب توفیق صرف اسی قدر امداد دی جاتی ہے جو کسی طالبعلم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہو۔

II۔ درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جاتی ہے۔

III محکمہ تعلیم بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ نِکاح

فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء
بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء کو بعد نماز مغرب بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزم مقصود الحق صاحب ابن ابو المنیر نور الحق صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ عطیہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد۔

۲۔ عزیزم احسان اللہ صاحب گیناٹی ابن مکرم نعمت اللہ صاحب گیناٹی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت امین خاں صاحبہ بنت مکرم محمد امین خاں صاحب آف برمنگھم (انگلینڈ)
اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم قارئین کرام کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حضور نے فرمایا۔ پہلا نکاح جس کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ عطیہ صادقہ بنت عطاء المجیب صاحب راشد نائب امیر و مشنری انچارج انگلستان اور مقصود الحق ابن مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب کے درمیان ہونا قرار پایا ہے عطاء المجیب صاحب راشد کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ اسی طرح مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب بھی جماعت احمدیہ میں معروف شخصیت رکھتے ہیں۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے قرآن کریم سے متعلق جو کام کیا۔ اس کام میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی خصوصی معاونت کی سعادت انہیں حاصل ہوئی۔ اس وقت سے مولوی صاحب موصوف جماعت احمدیہ کے بہت سے علمی کاموں میں منسلک چلے آ رہے ہیں۔ خاص طور پر ادارۃ المصنفین کی انتظامی نگرانی اور اس ادارہ کے شائع کردہ لٹریچر کی وجہ سے سب انہیں جانتے ہیں۔ کیونکہ لٹریچر کی طباعت کے کام میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے اور اپنے اس کام کی وجہ سے وہ ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کی ہدایت کے مطابق بخاری کا ترجمہ اور جو شرح لکھی۔ یہ بہت قیمتی کام ہوا ہے۔ اگرچہ حضرت شاہ صاحب کی زندگی میں یہ کام مکمل صورت میں پایۂ تکمیل کو نہ پہنچا۔ لیکن تمام نوٹس تیار ہو چکے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ نہ صرف نوٹس بلکہ تمام بخاری پر مختصر شرح بھی مکمل ہو چکی تھی۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے بخاری کے ان تیار حصوں کو اکٹھا کرنے کا کام کیا۔ اور ابھی تک وہ اس کام میں مشغول ہیں۔ میرے علم کے مطابق اب تک پندرہ پارے چھپ چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے علمی کاموں میں مولوی صاحب موصوف کا نام ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔

جہاں تک حضرت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کا تعلق ہے۔ وہ تعارف سے بالا ہیں۔ آپ کا وہ تعارف جو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ حضرت فضل عمر نے خالد احمدیت کا خطاب تین احمدی عظیم علماء کو عطا فرمایا تھا۔ جنہوں نے غیر از جماعت اور غیر مسلم علماء کے ساتھ کثرت سے مناظرے کئے۔ ان تین احمدی عظیم علماء میں سے ایک حضرت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری تھے۔ دوسرے حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس اور تیسرے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔

ان بزرگ علماء کی ساری زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ وہ اس خطاب کے حق دار تھے۔ دلہن کے نانا (قاضی محمد رشید صاحب) بہت بزرگ، نیک اور متقی شخص تھے۔ چونکہ وہ جماعت احمدیہ میں زیادہ معروف شخصیت نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے میں قدرے تفصیل سے ان کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں جہاں کہیں وہ رہے۔ احمدیت کی گراں قدر خدمت کی۔ خاص طور پر کوئٹہ، پونا اور راولپنڈی میں بحیثیت امیر جماعت ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

اپنی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے پورا وقت جماعت کی خدمت کرنے کے لئے زندگی وقف کر دی اور لمبے عرصہ تک وکیل المال تحریک جدید کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ اس خدمت کے علاوہ ان کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ یہ کہ انہوں نے اپنے چاروں لڑکوں کو وقف کیا۔ ان سب بیٹوں کی ایسی تربیت کی گئی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے والد کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنے وقف کو پوری ذمہ داری سے نبھایا۔ اور اب بھی وہ واقفین زندگی کے طور پر جماعت احمدیہ کی خدمت میں مصروف ہیں اور جہاں تک مجھے علم ہے سب ہی وقف کی صحیح روح سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا امتیاز ہے (جو قاضی محمد رشید صاحب کو حاصل ہوا) حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) بھی یہ چاہتے تھے کہ ان کی ساری اولاد واقف زندگی ہو۔ اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ آپ کے تمام بیٹے بھی اس طرح خدمت کے لئے تیار تھے۔ لیکن بدقسمتی سے ان میں سے کسی ایک کو جماعت کی طرف سے خدمت کیلئے قبول نہ کیا گیا میرا اس بات کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فضل عمر کی اولاد میں سے کوئی ایک بھی خود وقف سے نہیں ہٹا۔ بلکہ بدقسمتی سے جماعت نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ واقفین زندگی کے طور پر لئے جانے کے قابل نہیں۔ لیکن جہاں تک حضرت فضل عمر کا تعلق ہے انہوں نے اپنی ساری اولاد کو وقف کیا ہوا تھا۔

قاضی محمد رشید صاحب کے علاوہ مجھے کسی اور کا علم نہیں۔ جسے یہ امتیاز حاصل ہو۔ (حضور نے اس موقعہ پر حاضرین سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی اور ایسے دوست ہیں جن کو یہ امتیاز حاصل ہو۔ اور جن کے تمام بیٹوں کے وقف کو جماعت نے قبول کیا ہو)

مقصود الحق جو کہ دولہا ہے۔ ان کے والد۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب ہیں اور ان کے دادا منشی عبد الحق صاحب ہیں۔ قادیان میں وہ بہت معروف آدمی تھے وہ ایک بہت اعلیٰ درجہ کے کاتب تھے اور انہوں نے تفسیر صغیر کی کتابت میں بھی حصہ لیا۔

عطیہ صادقہ خود بھی احمدیت کے تعلق میں اور ویسے بھی بہت سی خوبیوں کی مالک ہیں اور میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ ایک بہت اچھی تربیت یافتہ بچی ہیں اور اچھی تعلیم یافتہ ہیں نیز احمدیوں کی اعلیٰ روایات کے مطابق ان کی ٹریننگ ہوئی ہے اور یہ بات عطاء المجیب صاحب راشد کے تمام بچوں کے متعلق کہی جا سکتی ہے اور اس کا کریڈٹ صرف ان کو نہیں جاتا۔ بلکہ اگر زیادہ نہیں تو اس میں برابر کا حصہ ان کی قابل بیگم کا بھی ہے وہ بہت باکمال خاتون ہیں۔ نہ صرف اپنے بچوں کی نگہداشت کرتی رہی ہیں۔ بلکہ لندن میں رہنے والے احمدیوں کے بچوں کا بھی پورا خیال رکھتی ہیں۔ گویا کہ وہ احمدیت کی بھلائی اور بہتری کے کاموں کے لئے کلیتہً وقف ہیں۔ اس لئے مجھے قاضی محمد رشید صاحب کے چاروں بیٹوں کے ساتھ اس عظیم خاتون کا بھی ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ جو اپنے کسی بھائی سے احمدیت کی خدمت میں پیچھے نہیں ہیں۔

مقصود الحق بھی احمدیت کے اچھے خادم ہیں۔ وہ مغربی جرمنی میں حسب استطاعت خدمت بجا لا رہے ہیں۔ درحقیقت یہ بات مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب کے تمام بچوں کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ اگرچہ ان کے بچے باقاعدہ واقف زندگی نہیں ہیں۔ لیکن وہ سب جہاں کہیں بھی ہیں۔ احمدیت کی اشاعت اور جماعت احمدیہ کی بہترین خدمت میں مصروف ہیں۔ وہ جماعتی خدمات بجا لانے میں ہمیشہ احمدیت کا بہترین نمونہ ہیں۔ اور اس بات کا سہرا مولوی ابو المنیر نور الحق کے سر پر ہے کہ وہ غیر واقفین۔ واقفین کے والد ہیں۔

دوسرا نکاح جس کا میں اعلان کرنے والا ہوں وہ نصرت امین خاں بنت محمد امین خاں صاحب آف برمنگھم کا احسان اللہ صاحب گیناٹی ابن نعمت اللہ صاحب گیناٹی کے درمیان طے پایا ہے۔ میں ان دونوں خاندانوں کو ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ لیکن دولہا کی والدہ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ جماعت کے کاموں کے لئے کلیتہً وقف ہیں اور دعوت الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون ہیں اور جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ سارا خاندان ہی ایسا ہوگا۔ دلہن نصرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امین خاں کو میں ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے اور امید رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے رشتہ کی طرح یہ رشتہ بھی بابرکت ہوگا۔ اور جن نکاحوں کا میں اعلان کرنے والا ہوں۔ ان کے ذریعہ سے آنے والی نئی نسل بھی انہی اچھے اوصاف اور اچھی روایات کی حامل ہوگی۔ جیسا کہ ان کے آباء و اجداد تھے۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دُعا کرنا کہ آنے والی نسلیں اپنے آباؤ اجداد سے خوبیوں اور نیک باتوں میں بڑھ جانے والی ہوں۔ یہ بزرگان کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے۔ ایسی بات درست نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ امر کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے ضمن میں ہمیں یہ خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم خدا تعالےٰ سے دعا مانگو تو تم اپنی دعا کو محدود نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں عام لوگوں کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنے آپ کو کمزور اور عاجز خیال کرتے ہوئے کسی چیز کو اپنے سے بڑا یا استطاعت سے بڑھ کر گردانتے ہوئے مانگنے سے جھجکتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس قابل کہاں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب تم دعا کرو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو لامحدود خیال کرتے ہوئے دُعا کرو۔ اور اپنی ذات کو دیکھتے ہوئے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی لامحدود طاقتوں اور قدرتوں پر نگاہ رکھتے ہوئے دُعا مانگو وگرنہ تم اپنی دُعاؤں کو اپنے خیال کے مطابق محدود کر دو گے۔ اور اپنی دُعاؤں سے بہت کم فائدہ اٹھا سکو گے۔ اس لئے میں ہمیشہ دُعا کرتا ہوں۔ کہ احمدیت کی آنے والی نسل گذشتہ نسلوں سے ہر لحاظ سے بڑھ کر ہو۔ اور اس میں گذشتہ نسلوں کی کوئی توہین نہیں۔ اگر ہم اس بات کا خیال رکھیں اور اس کے مطابق دعا کریں تو احمدیت کا مستقبل بہت تابناک ہوگا۔ وگرنہ تنزل و انحطاط کا عمل غالب آجائے گا۔ پس خدا تعالےٰ سے زیادہ سے زیادہ مانگو اگر آدھا بھی مل جائے تو وہ بھی کافی ہوگا۔ اگر تم مانگو گے ہی بہت کم۔ تو تمہاری دعا میں ایک بنیادی نقص رہ جائے گا۔

پس ان مختصر کلمات کے ساتھ جب ہم دعا کریں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے ذہن میں میرے بیان کردہ اصول کو مدنظر رکھ کر دُعا کریں گے کہ یہ دونوں نکاح جن کا میں اس وقت اعلان کرنے والا ہوں۔ خدا تعالےٰ سے وہ غیر معمولی برکت پانے والے ہوں اور خاص طور پر ان کی آئندہ آنے والی نسلیں۔

علاوہ ازیں دُعا کے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں کہ یہ دونوں شادیاں اپنی ذات میں خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی حامل ہوں۔ اور جن خاندانوں میں ایک مقدس رشتہ طے ہوا ہے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کے غیر معمولی فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور ان کے گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائیں اور ہمیشہ خدا تعالےٰ کی خاص رحمت کے نیچے رہیں۔ ان کے گھر نہ صرف نمونہ ہوں بلکہ سارے معاشرہ کے لئے ایک مثال ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ میں منسلک ہونے والے دونوں فریقین سے ایجاب و قبول کروایا۔ اور آخر میں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی۔ اور فرمایا (اللہ تعالےٰ آپ کے لئے یہ نکاح بابرکت فرمائے۔ ناقل)

شخصیات

شیخ محمد حسن صاحب

نون۔سین

"میرا انگلستان جانا ایک انہونی سی بات ہے جو ہو کر رہی۔ جب میں اس پر غور کرتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے"

یہ بات شیخ محمد حسن صاحب نے ہم سے کہی آپ ایک عرصے سے انگلستان میں مقیم ہیں اور گذشتہ ایام میں چند روز کے لئے اپنی بیگم کے ساتھ پاکستان آئے تھے۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ ان کے انگلستان جانے اور وہاں پر ان کے کام کے متعلق کچھ پوچھیں چنانچہ شیخ صاحب موصوف کہنے لگے "میں لائل پور جسے اب فیصل آباد کہتے ہیں رہتا تھا۔ اکثر ربوہ بھی آتا تھا اور بعض لوگوں کو معلوم تھا کہ میں جلد سازی کا کام کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک صاحب نے مجھے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک کاپی دی اور کہا کہ اس کی جلد بنا دیں۔ میں وہ کاپی لے کر فیصل آباد چلا گیا۔ اور وہاں سے جلد بنا کر واپس لایا جس شخص نے مجھے یہ کاپی جلد بنانے کیلئے دی تھی اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا اجرت ادا کی جائے۔ میں نے چونکہ یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ کاپی ان لوگوں کے اسماء پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے کبھی حضرت مفتی صاحب کو دعا کے لئے لکھا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے تو صرف اتنی اجرت درکار ہے کہ اس کاپی میں میرا نام بھی لکھ لیا جائے۔ وہ صاحب کہنے لگے "ٹھیک ہے۔ ہم آپ کا پیغام حضرت مفتی صاحب کو پہنچا دیں گے۔ لکھنا نہ لکھنا اُن کا کام ہے۔ ہم اس کے متعلق وعدہ نہیں کر سکتے۔" میں نے کہا کہ بہرحال آپ میرا پیغام پہنچا دیں اور یہی میری اجرت ہے۔ یہ کہہ کر میں فیصل آباد واپس چلا گیا۔ وہاں جا کر میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ میں حضرت مفتی صاحب سے ملا ہوں اور میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ میں نے آپ کی کاپی کی جلد بنائی تھی۔ میری خواہش ہے کہ آپ اس کاپی میں میرا نام بھی درج کر لیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کا نام انگریزی میں لکھ لیا ہے۔ بیدار ہوا تو حیران تھا کہ میں تو ایک ان پڑھ شخص ہوں۔ جلد سازی کا کام کرتا ہوں۔ انگریزی سے میرا کیا تعلق ہے اور یہ خواب میرے لئے کس طرح پوری ہوگی۔ میں نے اپنی اہلیہ سے ذکر کیا وہ کہنے لگی مجھے کیا معلوم یہ خواب کس طرح پوری ہوگی۔ اس کے بعد میں ایک دفعہ ربوہ آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے حضرت مفتی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میں ان سے ملا اور گذارش کی کہ حضرت میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمانے لگے کہ اگر آپ نے یہ خواب دیکھا ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کیا دیکھا ہے۔ آپ نے محمد اور صادق دیکھا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کی یہ خواب سچی نہ ثابت ہو۔ میں بڑا حیران ہوا کہ آخر یہ کس طرح ہوگا۔ آپ فرمانے لگے کہ بہرحال یہ خواب پوری ہو کر رہے گی۔

تھوڑے ہی عرصے کے بعد مجھے افریقہ سے شیخ مبارک احمد صاحب کا پیغام ملا کہ تم یہاں آجاؤ۔ محترم شیخ صاحب نے قرآن مجید کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ اور اس ترجمہ کی جلد سازی کے لئے وہ مجھے وہاں بلا رہے تھے۔ چنانچہ پاسپورٹ بنوایا اور کینیا چلا گیا کینیا میں جس پریس میں یہ کام ہو رہا تھا وہ ایک چھوٹا سا پریس تھا۔ ایک سال تک تو وہاں کام ہوا۔ پھر اس کو کینیا کے ایک بہت بڑے انگریزی پریس میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کام کو اس بہت بڑے پریس میں تبدیل کر دیا گیا چنانچہ مجھے خیال آیا کہ میں اتنے بڑے انگریزی پریس میں کام کر رہا ہوں۔ یہ تو اسی خواب کی تعبیر ہے۔ ۶۔۷ سال تک وہاں کام کرتا رہا۔ اور پھر میری اہلیہ کے بھانجے فاروق احمد نے جو اس وقت انگلستان میں تھے۔ مجھے لکھا کہ خالو جان آپ انگلستان آجائیں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ میں یہاں اچھی خاصی تنخواہ لے رہا ہوں پاکستان جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ ملتا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے انگلستان آنے کی۔ کہہ تو میں نے یہ دیا لیکن اس کے اصرار پر میں انگلستان چلا گیا۔ وہاں جب مشن ہاؤس میں پہنچا تو وہ لوگ "اخبار احمدیہ" شائع کرتے تھے۔ میں اس اخبار احمدیہ میں کام کرتا رہا۔ محترم چوہدری رشید احمد صاحب اس کام کے انچارج تھے مجھے وہ کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے کہ آپ اخبار احمدیہ کے لئے اتنا کام کرتے ہیں اور اس پر آپ کا نام ہی کہیں نہیں ہے۔ میں نے کہا مجھے تو نام سے کوئی غرض نہیں ہے۔ میں تو سلسلے کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نام لکھنا یا نہ لکھنا آپ کا کام ہے۔ چنانچہ وہ کہنے لگے کہ اردو حصے میں آپ کا نام لکھ دیتے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے محسوس کیا کہ اردو حصے میں تو اس کی گنجائش نہیں اس لئے انگریزی حصے میں میرا نام بطور اسسٹنٹ مینجر لکھ

نادار مریضوں کے علاج کیلئے فضلِ عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مُفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر **فضل عمر ہسپتال**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا۔ یہ الفاظ بھی انگریزی میں لکھے تھے۔ اس سے بھی مجھے اپنے خواب کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد جب الفضل بند ہو گیا تو انگلستان کی جماعت نے النصر جاری کیا اور النصر کے جاری ہونے کے بعد پاکستان میں روزنامہ جنگ نے یہ خبر دی کہ احمدیہ جماعت انگلستان سے النصر شائع کر رہی ہے۔ اور شائع کرنے والوں میں دو نام دئے جن میں سے ایک نام میرا تھا اور میرا نام اور میرے ساتھی کا نام دونوں انگریزی میں لکھے۔ چنانچہ ایک دن مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کہنے لگے شیخ صاحب! آپ نے دیکھا آپ کا نام جنگ میں چھپا ہے۔ اور وہ انگریزی میں لکھا ہوا ہے۔ باقی ساری خبر تو اردو میں تھی نام انگریزی میں تھے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ میرا نام بار بار انگریزی زبان میں لکھا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر بیت البشارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے سپین تشریف لے گئے تو میں نے بھی جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن راستے میں ایک جگہ پر میرا پاؤں پھسلا اور میرا بازو اتر گیا۔ چنانچہ سنڈیمن کے ہسپتال میں مجھے داخل کر دیا گیا۔ جب میں وہاں داخل تھا تو حضور نے چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق کموڈور کو فرمایا کہ وہ میری عیادت کے لئے ہسپتال جائیں۔ دوسرے بہت سے لوگ بھی آتے رہے۔ اور اس کے کچھ دیر بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے ہیرلڈ میں ایک مضمون شائع کیا جس میں لکھا کہ بیت البشارت کے سنگ بنیاد رکھے جانے کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی جانا تھا۔ لیکن انتہائی محتاط ہونے کے باوجود آپ گھر پر اپنا پاسپورٹ بھول گئے اور وہ نہ جا سکے اسی طرح ایک اور دوست شیخ محمد حسن صاحب جو اس موقع پر سپین جا رہے تھے راستے میں ان کا بازو اتر گیا تو وہ بھی نہ جا سکے۔ اور یہ مضمون بھی انگریزی کے اخبار ہیرلڈ میں چھپا۔

جب محترم شیخ صاحب یہ ساری باتیں بتا چکے تو میں نے ان سے کہا کہ خالد یا انصار اللہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے متعلق آپ کی کچھ باتیں شائع ہوئی تھیں وہاں تو وہ اردو میں تھیں لیکن میں نے ان باتوں کو انگریزی زبان میں ڈھال کر ماہنامہ تحریک جدید کے انگریزی حصے میں شائع کر دیا تھا۔ محترم شیخ صاحب نے یہ بات سنی تو انہیں اور بھی زیادہ خوشی حاصل ہوئی۔ کہنے لگے آپ کو تو ان سب باتوں کا جو میں نے آپ کو بتائی ہیں پہلے علم نہیں تھا۔ اب دیکھئے وہ باتیں بھی اور آپ کا میری باتوں کو انگریزی میں ڈھال کر تحریک جدید میں شائع کر دینا بھی یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مفتی صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا۔ اس کی تصدیق کرتی ہیں اس میں کیا شک ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی کا ایک بہت نمایاں ثبوت کہ اگر خواب میں محمد صادق دیکھا جائے تو یہ خواب یقیناً سچا ثابت ہو گا

جب میں نے یہ پوچھا کہ لنڈن میں آپ کیا کرتے ہیں۔ تو کہنے لگے۔ جماعت کی خدمت۔ میرا تو سارا وقت جماعت کی خدمت میں ہی گزرتا ہے۔ لنگر میرے چارج میں ہے اور ہر وہ شخص جو لنڈن مشن ہاؤس میں کسی اور ملک سے آتا ہے اس کے ساتھ میرا خاصا وقت یوں گزرتا ہے کہ ان کے کھانے کا انتظام میں کرتا ہوں حتیٰ کہ جلسے پر بھی جب کہ مختلف ممالک سے ہزاروں مہمان آئے ہوتے ہیں۔ سارا انتظام میرے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب میں کہیں جاتا ہوں تو جو لوگ جلسے پر جاتے ہیں وہ مجھے اپنے اپنے ملک میں فوراً پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر روز اور ان کے قیام کا سارا وقت انہیں مجھ سے واسطہ پڑتا ہے میں نے بعض اوقات جماعت کیلئے اور اپنے پیارے امام کیلئے بعض کتابوں کی نہایت خوبصورت جلدیں بھی بنائی ہیں۔ یوں بھی میری ساری فیملی کسی نہ کسی رنگ میں انگلستان میں جماعت کی خدمت کر رہی ہے۔ میرا بیٹا اور میری بیٹی اور اس کا خاوند اور دیگر بچے بھی اخبار احمدیہ اور بلیٹین وغیرہ جیسی چیزیں پرنٹ بھی کرواتے ہیں۔ اس کے لئے لکھتے بھی ہیں فولڈ بھی کرتے ہیں اور پھر اس کی ڈسپیچ کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ بشیر الدین سامی میرا داماد ہے اور محمد اسلم خالد میرا بیٹا ہے اور یہ اپنے اپنے دنیاوی کاموں کے علاوہ سارا وقت سلسلے ہی کی خدمت میں گذارتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھکر ہماری اور خوش قسمتی کیا ہو گی۔ حال ہی میں جب میری اہلیہ حضور انور سے ملاقات کے لئے گئی تو حضور نے فرمایا کہ شیخ صاحب تو سارا وقت مشن ہاؤس ہی میں گذارتے ہیں کبھی گھر بھی آتے ہیں یا نہیں۔ یہ بات کتنی پر مسرت ہے۔ میری بیوی نے اس وقت کہا کہ حضور ہم نے تو دعائیں مانگ مانگ کر یہ وقت حاصل کیا ہے ہمیں اس سے اور زیادہ خوشی کس بات میں ہو سکتی ہے کہ ہمارا کوئی فرد سلسلے کی خدمت کرے اور سلسلے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرے۔

باتیں تو شیخ محمد حسن صاحب ہی کی آپ کو سنائی تھیں لیکن آخیر پر ان کی خدمات دینیہ کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک بات اپنی بھی کہہ لوں اور وہ بات یہ ہے کہ محترم شیخ صاحب میرے حقیقی خالو ہیں۔ مجھے بھی اس بات پر فخر ہے کہ وہ لنڈن مشن کے لئے اس جذبے اور جوش کے ساتھ کام کر رہے ہیں کہ سب دوست ان کو داد و تحسین پیش کرتے ہیں۔

یاد رفتگان

حافظ سیّد باغ علی شاہ صاحب

سیّد حنیف احمد

آپ کا سنِ پیدائش ۱۸۸۷ء تھا اور جائے پیدائش معین الدین پور، گجرات سے دو میل جانب شرق۔ بچپن میں دنیاوی تعلیم تو حاصل نہ کی تاہم ملکہ، تحصیل کھاریاں سے قرآن کریم حفظ کیا۔ جب قرآن کریم حفظ کر کے آئے تو اہلِ محلہ نے متفقہ فیصلہ کر کے آپ کو امام مقرر کر لیا۔

آپ کے خسر محترم سیّد قاسم شاہ صاحب پہلے ہی احمدی ہو چکے تھے۔

آپ نے "دعوت الامیر" کا مطالعہ کرنا شروع کیا ابھی آدھی کتاب ہی پڑھی تھی کہ احمدی ہو گئے۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں قادیان جا کر بیعت کی تھی۔ بیعت کے وقت حضرت فضل عمر نے آپ سے فرمایا:۔

"شاہ صاحب گاؤں نہیں چھوڑنا"

خدا کا یہ پیارا مستقبل میں جھانک رہا تھا کہ کیسے کیسے ابتلاء آئیں گے جن میں بڑے بڑے بہادروں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔

آپ قادیان سے واپس تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ اعلان فرمایا کہ "میں احمدی ہو گیا ہوں۔ تاہم آپ چاہیں تو اپنے لئے امام مقرر کر لیں۔ اگر چاہیں تو میں ہی نماز پڑھا دیا کروں گا اور معاوضہ بھی نہیں لوں گا"۔ یہ اعلان ہونا تھا کہ سبھی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ آپ کو سمجھانے کی خاطر پیر سیّد ولایت شاہ صاحب شہر گجرات و دیگر اکابر کو گاؤں لے کر آتے۔

اسی اثناء میں آپ کے بائیکاٹ کا فیصلہ ہو گیا اور عرصہ گیارہ سال تک یہ بائیکاٹ جاری رہا۔ اس عرصہ میں پیشہ وروں کو کام کرنے سے روکا جاتا اور جب گھر میں فوتیدگی ہو گئی تو تدفین نہ کرنے دی۔

اس واقعہ کا ذکر ۱۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کے الفضل میں آیا کہ آپ کے صاحبزادے منیر احمد ثانی فوت ہوئے تو تدفین نہ کرنے دی گئی۔ گجرات شہر کی جماعت نے مدد کی اور تدفین کرنے گئے تو حملہ کر دیا۔ جس میں احمدی زخمی بھی ہوئے پھر پولیس کی مدد سے تدفین کی گئی۔ جبکہ منیر اوّل کی تدفین صحن خانہ میں ہوئی تھی

۱۹۳۴ء میں ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ پیش آیا جو الفضل میں بھی شائع ہوا۔ دادا جان کی زبانی بیان کرتا ہوں میں نے خود اُن سے سنا ہوا ہے فرماتے تھے کہ

"ایک دن مجھے نمبردار جیون شاہ نے جو کہ مخالفین کے گروہ کا سردار تھا پیغام بھیجا کہ باغ علی کل صبح ہم تجھے قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے جب یہ سُنا تو شام کا وقت تھا۔ رات عشاء کے بعد میں نے مصلیٰ بچھا لیا اور ڈانگ پاس رکھ لی اور نفل پڑھنے شروع کر دیئے اور خدا تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا شروع کر دی کہ اے خدا اگر تیری مرضی یہی ہے کہ میں تیری راہ میں مارا جاؤں تو مجھے کوئی فکر نہیں میں راضی ہوں لیکن تیرے پیارے نے فرمایا ہے کہ گاؤں نہیں چھوڑنا اور میں مارا گیا تو وہ مقصد پورا نہ ہو گا۔ چنانچہ رات کے ایک بجے خدا نے مجھے پکارا اور کہا کہ

"کون اے جو تیرا وال وی ڈنگا کر سکے"

کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تسلّی ہو گئی تہجد اور نماز فجر کے بعد گھر کے باہر کیکر کے درخت کے نیچے قرآن مجید پڑھنے بیٹھ گیا اور بلند آواز سے تلاوت شروع کر دی۔ (خدا نے آپ کو آواز بہت خوبصورت دی تھی) آخر دس بج گئے تو میں دکان پر جانے کو تیار ہو گیا۔ (مخالفت کی وجہ سے گجرات شہر میں سنٹرل جیل کے پاس دودھ، دہی کی دکان کرتے تھے کیونکہ گاؤں میں زمینداری بحال رکھنا ناممکن ہو گیا تھا) راستے میں برساتی نالہ پر پہنچا سامنے سے گاؤں کے سب کرتا دھرتا آ رہے تھے میں نے آواز دی تو سر جھکا کر چلے گئے۔ شہر پہنچا تو سپاہیوں نے بتایا کہ رات ایک بجے جیون شاہ نمبردار اور اس کے دوسرے ساتھی جو مخالفت میں آگے آگے تھا، کی لڑکیاں گھر سے بھاگ گئیں۔

آپ کا قد چھ فٹ سے اوپر اور جسم بھرا بھرا تھا۔ ہاتھ چوڑے اور جاندار تھے۔ نہایت نڈر اور جرأت مند تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آخر عمر تک مطالعہ کرتے رہے۔ اردو پڑھ لیتے تھے کبھی کبھار مجھے بلاتے اور الفضل دے کر فرماتے کہ تو پڑھ کر سناؤ پھر اغلاط کی درستگی بھی کرتے جاتے۔

نماز باجماعت کا بہت التزام کرتے اور نماز نہایت سنوار کر پڑھتے ایک بار ہمارے تایا جان نے مغرب کی نماز پڑھائی وہ نماز جلدی جلدی پڑھتے تھے جو آپ پر نہایت گراں گزرتی نماز کے بعد کہنے لگے کہ نماز کو سمجھ اور سنوار کر پڑھا کرو۔

گیارہ سالہ بائیکاٹ کے دور میں جماعت احمدیہ گجرات شہر اور شیخ پور نے بہت تعاون کیا۔ ہر دو جماعتوں کا نہایت محبت سے ذکر فرماتے۔ جب احمدی ہوئے تو اکیلے ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اتنی اولاد دے کہ میرے گھر کی جماعت ہو جائے۔ خدا نے بھی اپنے بندے کی خوب سنی اور آپ کو کثیر اولاد بخشی جن میں سے آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں جوان اور صاحب اولاد ہوئے جن میں سے سید صدیق احمد صاحب ۱۹۷۵ء میں وفات پا گئے ان کی نرینہ اولاد نہ تھی۔

آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے سید خلیل احمد شاہ صاحب (C.W.O) ۱۹۷۱ء کی جنگ میں قید ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کہ میرا بیٹا تکلیف میں تو ہوگا لیکن مجھے خوشی ہے کہ وہ وطن کی خاطر قید ہوا ہے۔

جنگ عظیم دوم میں آپ کے بیٹے سید نذیر احمد شاہ صاحب جونیوی میں تھے کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار سخت گھبراہٹ طاری ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کی تو جواب ملا کہ "ہم نے اس کو اپنی پناہ میں لے لیا"۔

بعد میں جب وہ واپس آئے تو آپ نے اپنے بیٹے سے کہہ کر ڈائری نکلوائی تو وہی تاریخ تھی جس دن سید نذیر احمد شاہ بیان کرتے ہیں کہ بچ نکلنے کی کوئی امید نہ تھی۔

بوقت بیعت حضور نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ "شاہ صاحب گاؤں نہیں چھوڑنا" تو اس کا اس قدر پاس تھا کہ بغرض علاج بھی باہر نہ جاتے تھے کہ اگر باہر فوت ہو گیا تو نافرمانی ہو جائے گی۔

آپ کی یہ عادت سب کو ہی نہایت اچھی لگتی تھی کہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے درثمین کے اشعار پڑھتے رہتے تھے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے لئے تیاری کی لیکن آخری موقع پر آکر ارادہ ملتوی کر دیا۔ ہماری بڑی آرزو تھی کہ دادا جان ہمارے پاس آکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو بارش ہو رہی تھی آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ میرا بستر اٹھاؤ اور مجھے اپنے گھر لے جاؤ۔ میں انہیں گھر لے آیا۔ خوب خدمت کا موقع ملا۔ لیکن عرصہ کم تھا۔

۷ر جنوری ۱۹۷۸ء کی صبح ناشتہ کیا پھر حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر وضو کیا اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کی۔ ٹھیک ۲ بجے تلاوت ختم کی اور لیٹ گئے۔ لیٹتے ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے

۸ر جنوری کو جنازہ پہلے گاؤں میں ادا کیا گیا جس میں ایک کثیر تعداد احباب جماعت کی شامل ہوئی بعدہٗ اسی روز ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

خاکسار سے بہت محبت اور پیار تھا، خاکسار صبح جب اسکول جاتا اور دادا جان کو سلام کرتا تو بہت دعائیں دیتے۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں محض ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوں۔

آپ کی وفات کے بعد غیروں کے تاثرات یہ تھے کہ "حافظ صاحب تو آدمی تھے اور نہایت نیک تھے"۔

اس عاجز کو دادا جان کا کھاتہ تحریک جدید (دفتر اول) زندہ کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مزید برکات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور آپ کی نسل کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی آرزو کی تکمیل کرے کہ معین الدین پور میں احمدیت پھیلے۔

ضروری اعلان

قبرستان عام میں قبریں تیار کرانے کے لئے ماربل لگانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں البتہ کتبہ لگوا سکتے ہیں۔ جس کا سائز ۲½ فٹ اور ۱½ فٹ ہو اور قبر کے ارد گرد خشت پختہ لگوائی جا سکتی ہے ماربل لگوانے کے لئے دفتر صدر عمومی کی تحریری اجازت ضروری ہے کسی دوکاندار یا ٹھیکیدار سے قبر کی تیاری کا براہ راست معاملہ کرنے کی اجازت نہیں۔

احباب مطلع رہیں۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

طب و صحت

منہ میں چھالے ہونا

منہ میں چھالے ہونے کی شکایت ایک عام شکایت ہے۔ بظاہر یہ معمولی چیز لگتی ہے لیکن اگر بروقت اس کا علاج نہ کیا جائے تو بہت پیچیدہ صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ذیل میں اس کی وجوہات اور اس مرض کے تدارک کے لئے ہدایات درج کی جاتی ہیں امید ہے قارئین کے لئے استفادہ کا موجب ہوں گی۔

منہ میں چھالے کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی الگ بیماری نہیں ہے بلکہ کئی ایک بیماریوں کی ایک علامت ہے جن بیماریوں کی علامت کے طور پر منہ میں چھالے نکل آتے ہیں ان میں خصوصی طور پر منہ میں وائرس انفکشن شامل ہے۔ منہ میں ایک خصوصی جرثومہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے انفکشن ہو سکتی ہے۔ مسوڑھوں کی سوجن، دانتوں کی بیماریاں، اگر دانت اندر کو مڑے ہوئے ہیں تو زبان پر رگڑ لگتی ہے اور زبان کے کنارے پر چھالہ بن جاتا ہے، منہ میں ٹی بی کی شکایت کی صورت میں منہ میں چھالے بن جاتے ہیں سوزاک کی بیماری جو پاکستان میں گو عام نہیں ہے مگر یورپ اور امریکہ میں کثرت سے پائی جاتی ہے اور سرطان کے مرض کی صورت میں منہ میں بھی اس کے اثرات ہو سکتے ہیں۔

وائرس انفکشن کی صورت میں چھالے عموماً چھوٹے اور گول شکل میں ہوتے ہیں اور سارے منہ میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ گلوں میں اندر کی طرف، تالو پر، زبان اور منہ کے فرش پر ہوتے ہیں۔ ان چھالوں کے ارد گرد ایک سرخ سا ہالہ ہوتا ہے۔ مریض منہ میں درد اور جلن کی شکایت کرتا ہے اور کھا پی نہیں سکتا۔ اور منہ سے کثرت کے ساتھ رال بہتی ہے۔

وائرس انفکشن کے خلاف ابھی تک کوئی مؤثر دوا ایجاد نہیں ہوئی تاہم سکون آور ادویات دی جاتی ہیں اور اینٹی سیپٹک ادویہ کے ساتھ منہ کی کلی کروائی جاتی ہے اور درد کو کم کرنے کی ادویات دی جاتی ہیں۔

منہ کے خصوصی جرثومے کی وجہ سے جو انفکشن ہوتی ہے اس کی وجہ سے بھی تمام منہ میں چھالے ہوتے ہیں جو گلوں پر، تالو پر منہ کے فرش پر اور زبان پر ہوتے ہیں اور مریض کو تیز بخار ہوتا ہے۔ منہ میں اور گلے میں درد ہوتا ہے ان چھالوں کے گرد بھی سرخ رنگ کے ہالے ہوتے ہیں ان کا علاج بھی اینٹی سیپٹک ادویات کے ساتھ کلیاں کرنے سے ہوتا ہے۔ درد کے لئے مسکن ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں۔ اور جرثومے کے خلاف اسے ختم کرنے والی ادویات سے دی جاتی ہیں۔

دانتوں کے ٹیڑھے میڑھے ہونے اور زبان پر رگڑ لگنے کی صورت میں مریض زبان کے زخم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں دانت کو گھسا کر ٹھیک کرنا ہوتا ہے یا اس کو نکالنا ہوتا ہے۔ چھالہ مندمل ہو کر آرام آ جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے بیمار ہونے کی صورت کبھی وائرس انفکشن ہوتی ہوتی ہے تو کبھی جرثومے کی انفکشن ہوتی ہے۔ اس میں مریض کے مسوڑھوں کے اوپر چھالے بنتے ہیں اور مسوڑھے متورم اور بہت سرخ نظر آتے ہیں ذرا سا دبانے سے ان میں پیپ اور خون آتا ہے۔

ٹی بی کا مرض جس طرح پھیپھڑوں اور جسم کے دوسرے حصوں پر حملہ آور ہو سکتا ہے اس طرح زبان پر بھی حملہ آور ہو سکتا ہے اس میں زبان پر ایک خاص شکل کا چھالہ پیدا ہوتا ہے۔ زبان کے فرش پر ہلکے سرخ رنگ کے دانے ہوتے جن کے کنارے اندر کی طرف دھنسے ہوتے ہیں۔ اگر ایسے مریضوں کے سینے کا ایکسرے لیا جائے تو انہیں سینے کی ٹی بی ہوتی ہے اسی طرح اگر بلغم کا ٹیسٹ لیا جائے تو ٹی بی کا جرثومہ ملتا ہے۔ جس کا علاج ٹی بی کے خلاف ادویات کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

سوزاک کی صورت میں بھی منہ میں چھالہ ہو سکتا ہے جو زبان پر عمومی طور پر ہوتا ہے تاہم منہ کے دوسرے حصوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی بھی ایک خاص شکل ہوتی ہے جس کو سانپ کی شکل کا چھالہ کہا جاتا ہے۔ اس کی سطح ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے صابن کی جھاگ پڑی ہو اور مختلف النوع ٹیسٹ بتا دیتے ہیں کہ مریض کو سوزاک ہے چنانچہ اس بیماری کا باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے۔

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

عطاء الحفیظ عمران ابن ڈاکٹر دلاور خان
محلہ احمدیہ قادیان

عبداللہ ملک ابن منور احمد ملک صاحب
۱۸/۷، دارالرحمت غربی ربوہ

فراز احمد ابن شہادت علی صاحب
کوارٹرز جامعہ احمدیہ ربوہ

ھبتہ الاعلیٰ بنت سید ابراہیم منیب احمد صاحب
بیت البرکات دارالصدر شرقی ربوہ

محمد منصور ابن چوہدری شاہ نواز صاحب
دارالصدر غربی ربوہ

فریحہ بشریٰ بنت عبداللطیف اختر بھٹی صاحب
دارالنصر وسطی ربوہ

عثمان احمد نعیم ابن مبارک احمد طاہر صاحب
دارالنصر شرقی ربوہ

جنید مسعود ابن محمد صدیق صاحب
محلہ پھپھرانہ جھنگ صدر

مُرغبانی کے متعلّق چند ضروری ہدایات

۱۔ چوزوں میں رانی کھیت کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے (N.D.V) ویکسین کروانے میں تساہل نہ کریں اور تسلّی کرلیں کہ ویکسین ویٹرنری/پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے حاصل کردہ ہے۔

۲۔ رانی کھیت ویکسین تھرماس میں برف کے اندر رکھ کر لائی جائے اور چوزوں کو ویکسین کرتے وقت محلول کو ٹھنڈا رکھا جائے۔ اس بات کی تسلّی کرلیں کہ ویکسینیٹر آپ کے فارم میں آنے سے پہلے کسی دوسرے فارم سے ہو کر نہ آیا ہو۔

۳۔ مردہ چوزوں کو باہر نہ پھینکیں بلکہ گڑھا کھود کر چونا ڈال کر دبا دیں۔

۴۔ برادہ گیلا ہونے کی صورت میں فوری بدل دیں کیونکہ گیلا بورا بیماریوں کو دعوت دیتا ہے۔

۵۔ مرغی خانہ میں ایمونیا گیس وغیرہ کی نکاسی کا معقول بندوبست کریں کیونکہ یہ پرندوں کی بڑھوتی پر اثر انداز ہوتی ہے اور اکثر اوقات کافی تعداد میں اموات ہو جاتی ہیں۔

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

○ مکرم کیپٹن عزیز احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب کی بینائی ختم ہو گئی ہے۔ آج کل راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

○ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں فائینل ائیر کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ تمام احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا شرف الدین اشرف صاحب سابق مینجر لائل پل فیصل آباد بعارضہ قلب بیمار تھے۔ اب ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔

○ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ایس ڈی او محلہ احمدیہ کھاریاں کی بچی کی ٹانگ چوٹ لگنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم ماسٹر عبدالحلیم صاحب بشیر آباد کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم ہادی علی صاحب مربی سلسلہ لندن کے والد مکرم چوہدری فرزند علی صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل کمزوری بہت ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

○ مکرم بشیر الدین کمال صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ مبارک سرگودھا ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں۔

آیئے ہم نیکیوں میں شراکت کیلئے دنیا کے تمام مذاہب سے رابطہ پیدا کریں، اور مل جل کر دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیں، نیکیوں میں اشتراکِ عمل ہی ہم سب کے دل کے سکون اور اطمینان کا باعث بن سکتا ہے۔

بقیہ: مُنہ میں چھالے ہونا

منہ کے سرطان کی بیماری بھی عام ہے۔ کراچی اور سندھ کے علاقے میں بھی یہ عام شکایت ہے۔ اس کے بہت سے عوامل ہیں جن میں پان، چونے، کتھے، چھالیہ اور تمباکو نوشی کا استعمال ہے۔ اس صورت میں چھالہ کہیں بھی ہو سکتا ہے۔ گلے کے اندرونی جانب، زبان پر، تالو پہ زبان کے فرش پر، ٹانسل پہ، اور گلیوں میں کسی ایک جگہ پہ ہو سکتا ہے۔ اس چھالے کی بھی اپنی ایک خاص شکل ہوتی ہے یہ باہر کی طرف ذرا سا ابھرا ہوا ہوتا ہے اور ذرا سا چھونے سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر مریض جلدی ڈاکٹر تک نہ پہنچے تو مرض بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور گردن میں گلٹیاں بن جاتی ہیں۔ اور بہت درد ہوتا ہے اور درد کان تک بڑھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ جب وٹامنز کی کمی ہو جاتی ہے تو بھی منہ میں چھالے بن جاتے ہیں اگر جسم میں فولاد یا فولک ایسڈ کی کمی ہو جائے تو بھی یہ تکلیف رونما ہوتی ہے۔ جس کا علاج جسم میں کم ہو جانے والے وٹامنز یا معدنیات کی کمی کو دور کر کے کیا جانا چاہیئے اس غرض کے لئے ڈاکٹر سے فوری رابطہ کرنا بہت ضروری ہے۔ علامت ظاہر ہوتے ہی مرض کا علاج کر لینا بہت اچھا اور کم تکلیف دہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کیلئے ہدایات

(سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے ارشادات کی روشنی میں)

۱۔ آپ نے جو ایام (دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک) وقف کئے ہیں انہیں خاص طور پر دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں صرف کریں۔

۲۔ جس جماعت یا مقام پر آپ کو بھیجا جائے وہاں کی احمدی جماعت کی تربیت آپ کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ نماز باجماعت کی زیادہ پابندی ہو۔ ہر فرد کا کم از کم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا لازمی ہے۔ ترجمہ اور تشریح کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بچوں جوانوں اور بوڑھوں نیز مستورات میں بھی قرآن مجید کے پڑھنے کی خاص رو جاری کر دی جائے۔

۳۔ احبابِ جماعت کو جماعتی کاموں کے کرنے بالخصوص سلسلہ کے مقررہ چندوں کی بروقت ادائیگی کی تلقین کریں۔

۴۔ اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں کوئی شکر رنجی یا ناراضگی ہو تو آپ محبت سے اُسے دُور فرمائیں۔ لیکن مقامی جھگڑوں میں (اگر کہیں ہوں) آپ ہرگز نہ اُلجھیں۔

۵۔ تربیت اور اصلاح وارشاد کی طرف توجہ دیں۔

۶۔ عام بیداری اور جماعتی کاموں میں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۷۔ اپنا کھانا خود تیار کریں۔ اشد مجبوری کی صورت میں اُجرت ادا کر کے کسی سے تیار کروا سکتے ہیں خواہ وہاں پر آپ کے رشتہ دار بھی موجود ہوں۔

۸۔ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو اس بابرکت تحریک وقفِ عارضی سے آگاہ فرما کر انہیں اس میں شمولیت کی دعوت دیں اور ہر خواہشمند دوست کی درخواست علیحدہ علیحدہ کاغذ پر حضور کی خدمت میں ارسال کریں جس میں ان کے نام اور مکمل پتہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کوائف ترتیب وار درج ہوں:۔
(۱) کتنے ہفتے وقف کریں گے (۲) کس ماہ میں یا کس تاریخ سے وقف کے لئے فارغ ہوں گے (۳) اپنی جائے رہائش سے کتنے فاصلہ تک اپنے خرچ پر سفر کر کے جا سکیں گے۔ (۴) عمر اور تعلیم کتنی ہے (۵) قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ کس قدر جانتے ہیں؟ (۶) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتنی کتب مطالعہ کی ہیں (۷) کیا دعوت الی اللہ اور تربیت کا کوئی تجربہ ہے (۸) کیا جماعت یا کسی ذیلی تنظیم انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار ہیں یا رہ چکے ہیں؟

۹۔ جس جماعت میں جائیں وہاں اس امر کا جائزہ لیں کہ (ا) آیا وہاں مجلس موصیان قائم ہے؟ (ب) کیا ہر موصی اپنی کم سے کم ذمہ داری کو پورا کر رہا ہے جو یہ ہے کہ وہ سال میں کم از کم دو دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے۔ (ج) کیا جماعت کے پاس ایسا رجسٹر موجود ہے جس میں وقفِ عارضی کے وفود اپنی رپورٹ درج کرتے ہیں۔ اگر نہ ہو تو آپ صدر یا امیر کو تحریک کریں۔

۱۰۔ اپنے کام کی مفصّل ہفتہ وار رپورٹ دفتر ہذا کی معرفت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجواتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

نئی و پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

"ہمیں آپ کی ضرورت ہے"
الاحمد کیمرج اکیڈمی
نرسری تا دہم
مرد ٹیچرز جو اعلیٰ معیار کی انگریزی، جنرل سائنس، اور جنرل ریاضی پڑھا سکیں۔
انٹرویو: ۲۵ جنوری بروز جمعرات بوقت ۱۲:۳۰
۱۷/۱۱، دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی حکومت نے پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے یونٹوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ایک پانچ سالہ جامع پروگرام کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے لئے بارہ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت نے یہ اقدام اس ادارے کے بیمار یونٹوں کی کارکردگی کو بہتر بنا کر منافع بخش بنانے کے لئے کیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی تین وزارتوں کے حکام پر مشتمل کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جس نے گذشتہ ۵ برسوں کی کارکردگی کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کی ڈپٹی سپیکر مسز اشرف عباسی سپیکر ملک معراج خالد کی عدم موجودگی میں قومی اسمبلی کے سپیکر کے فرائض انجام دیں گی۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے دوران پی پی پی اور اے این پی کے درمیان مفاہمت کی بات چیت سے معذوری ظاہر کر دی۔

○ گوجرہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں ڈکیتی کی ایک واردات میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک شخص کی ہلاکت کے بعد مشتعل عوام اور پولیس میں تصادم ہو گیا۔ اس زبردست تصادم کے نتیجے میں ۴۰ افراد زخمی ہو گئے اور دو افراد ہلاک ہو گئے۔ دونوں کی ہلاکت پولیس فائرنگ کے نتیجے میں ہوئی۔ عوام نے فیصل آباد اور کراچی کے درمیان ریلوے ٹریفک بند کر دی متعدد ٹرینیں چھوٹے سٹیشنوں پر رکی ہوئی ہیں۔ پولیس ریلوے پھاٹک تک پہنچنے سے ناکام رہی۔ مسلم لیگی رہنما اور اے ایس پی کے گھر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی

○ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان دوسرے ٹیسٹ کے دوسرے دن آسٹریلیا نے ۵ وکٹوں پر ۲۵۹ رنز بنائے اس سے قبل پاکستانی ٹیم ۲۵۷ رنز پر آؤٹ ہو گئی تھی۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے جموں کشمیر اور پنجاب میں علیحدگی پسندوں کی مدد جاری رکھی تو وہ خاموش تماشائی نہیں بنا رہے گا۔ اور وہ انتہائی اقدام کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق بھارتی وزیرِ داخلہ مفتی محمد سعید نے کہا ہے کہ بھارت نے پاکستانی وزیراعظم کے خصوصی ایلچی مسٹر عبدالستار کو اپنے احتجاج سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ واشنگٹن کے سیاہ فام میئر میرون بیرے کو منشیات کا استعمال کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ تاہم ایک گرینڈ جیوری ان پر کوکین کے مبینہ استعمال کے الزام کی تحقیقات کر رہی ہے۔ وہ ۱۹۷۹ء سے واشنگٹن کے میئر ہیں۔

○ آذربائی جان کے مسلمانوں پر روس نے فوج کشی کر دی ہے روسی فوج کے ٹینک اور توپ خانہ مسلمانوں کی طرف سے کھڑی کی گئی رکاوٹوں کو توڑتا ہوا شہر میں داخل ہو گیا جس کے بعد شہر میں گھمسان کی جنگ چھڑ گئی۔ اب تک ہزاروں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ روسی فوج نے گھمسان کی جنگ کے بعد آذربائیجان کے دارالحکومت باکو کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ قوم پرستوں نے کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ کر رکھا ہے اور ریڈیو ٹیلی ویژن پر قبضہ کر رکھا ہے۔

○ بھارت کے دورے پر آئے ہوئے امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ کمٹ نے نئی دہلی میں کشمیر کے سوال پر بھارتی وزیراعظم مسٹر وی پی سنگھ وزیر خارجہ اندر کمال گجرال اور دیگر افسران سے ملاقات کی۔

○ آذربائی جان کے شہر نخشیوان نے روس سے آزادی کا اعلان کر دیا ہے یہ شہر روس اور ایران کی سرحد پر واقع ہے۔